وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ

الحمد للہ کہ دریں زمان سعادت اقتران کتاب مستطاب

شعائر اللہ

فی

اثبات فضائل شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولفہ فضیلت پناہ کرامت دستگاہ عالیجناب مولانا محمد سلامت اللہ صاحب سلمہ الواہب

حسب الحکم

عالیجناب شیخ الاسلام والمسلمین عمدۃ الحجاج مولانا و مقتدانا مولوی حافظ محمد انوار اللہ صاحب فضیلت جنگ

باہتمام

مولانا ابو الدرجات مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب فاروقی مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

در عثمان پریس عبد الحی واقع حیدرآباد دکن بزیور طبع مزین گردید

اعلان

دفتر اشاعۃ العلوم حیدرآباد میں بغرض افادت قومی کتب دینیہ طبع و شایع ہو رہے ہیں چنانچہ کتب مندرجہ نقشۂ ذیل اصلی لاگت پر دفتر مجلس اشاعۃ العلوم واقع شبلی گنج اندرون مدرسہ نظامیہ حیدرآباد میں ملتے ہیں۔ اور کتب خانہ دائرۃ المعارف واقع چھتہ بازار میں بھی کتب مذکورہ موجود ہیں۔ جن علم دوست حضرات کو منظور ہو ہر وقت جب چاہے خرید فرما سکتے ہیں۔

فہرست کتب طبع شدہ مجلس اشاعۃ العلوم معہ تعداد صفحات و قیمت بابتہ ۱۳۲۴ ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۱	خدا کی قدرت نظم اردو	حضرت مولوی محمد انوار اللہ صاحب دام ظلہم العالی	سنت الٰہیہ	(۴۰)	۴ پائی	مولوی خرم علی صاحب کے اشعار توجیہ نسبت استمداد اولیاء اللہ
۲	مقاصد الاسلام حصہ پنجم اردو	ایضاً	اخلاق	(۱۴۶)	۵ آنہ	فقر و فقیری و تصوف و خلافت و خرقہ و سماع کا ثبوت
۳	انوار الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود اردو	ایضاً	تصوف	(۱۰)	۶ پیسہ	وحدۃ الوجود کا دلائل عقلیہ سے ثبوت
۴	مکارم الحفظۃ اردو	مولوی حفیظ اللہ خان صاحب	فضیلت حفظ قرآن	(۸۴)	۳ آنہ	حفظ قرآن کے متعلق عمدہ نکات و لطائف و فضائل حفاظ
۵	انباہ الاذکیا فی حیاۃ الانبیا	امام جلال الدین سیوطی مترجمہ حفیظ اللہ خان صاحب	حیات انبیا	(۴۳)	۲ آنہ	پیغمبروں کی زندگی کا ثبوت
۶	حکمت بالغہ جلد اول	مولوی احمد کرم صاحب چریا کوٹی	علم کلام	(۲۰۰)	[illegible]	قرآن کا کلام الٰہی ہونے کا ثبوت اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب

١٩٥ مسرا
٢٥
١٥٩

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل
وكبره تكبيرا واصلي واسلم على من ارسل رحمة للعالمين خاتم النبيين شاهدا
لما كان في الازل ومشاهدا لما يكون الى الابد ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله
باذنه وسراجا منيرا جعله مباركا اينما كان ونورا بل جملة اجزائه وفضلاته
طاهرة ومباركة وطهورا وبسمعه سميعا وببصره بصيرا فليس كمثله شيء
ولن يكون وكان بعلم الله عليما وبقدرته على كل شيء قديرا فمن استخف
بشانه العلي العظيم بتنقيص جزء من اجزائه ولو شعرا من اشعاره شعيرا
او نقص ما ينسب اليه ويعرف به وصغره تصغيرا كما هو ديدن الفرقة
المارقة من الدين نقيرا او قطميرا فقد اتى بامر اعظم الكبائر واشد المنكرات
نكيرا بل استحق ان يكفر تكفيرا لانه قد بدت العداوة والبغضاء من افواههم
وما تخفي صدورهم اكبر توفيرا وصار مصداق ان يقال لهم لا تعتذروا قد كفرتم بعد
ايمانكم وارتكبتم كبيرا وصلى الله تعالى على حبيبه الجميل الاجمل الاجل الاكمل الاعظم

الاکرم الانور المنور تنویرا وعلی آلہ الذین طہرہم اللہ تطہیرا واصحابہ الذین آووہ

ونصروہ معاونا وظہیرا وبارک وسلم تسلیما کثیرا ما دام متبرک باثارہ الکریمۃ

ویشتاق المحب الیہا ویکون لہا نصیرا اما بعد فیقول الفقیر الی حبیب

الحبیب فقیرا زہیرا محمد المدعو بسلامت اللہ کان اللہ لہ ولوالدیہ

فی الدنیا والاخرۃ ولا یکلہ الی نفسہ طرفۃ عین فتدمرہ تدمیرا

ان ہذہ دلائل بل وسائل قلائل الی ذکر الحبیب صلی اللہ

علیہ وسلم اذکر بہا اخواننا تذکیرا وانکل الاعداء واکہرہم

تکہیرا ـ

جاننا چاہیئے کہ موئے مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور

اس کا متبرک اور موجب فیوض وبرکات وانوار ہونا ایسی چیز نہین ہے جسکا

انکار کوئی ادنے عقل والا بھی کر سکے اگرچہ اسکی دلائل ہزار ہا ہین مگر

بنظر چند دلائل یہاں ذکر کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی و

نعم الوکیل ـ

پہلی دلیل قال اللہ سبحانہ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی

القلوب ـ شعائر جمع ہے شعیرہ کی اور شعیرہ کے معنی علامت ہین یعنے اللہ

تعالے کی جو نشانیان ہین اُن کی تعظیم وہی کرے گا جس کے دل مین تقوی

اور اللہ تعالے کا ڈر ہوا گرچہ یہ آیت خاص ہدنہ کے باب مین ہے مگر

موافق قاعدہ اصول العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب جملہ نشانیون اور اعلام دین اور علامات الٰہیہ کو شامل ہے اسیواسطے اس آیات سے اکابر نے اولیاء اللہ کی تعظیم کا قول کیا ہے کہ وجود انکا اعظم آیات الٰہیہ سے امت مین سے ہے اور جب یہ لفظ شعائر اللہ بعمومہ شامل ہوا جمیع نشانیون کو تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک کو بدرجۂ اولے شامل ہوگا پس اُسکی تعظیم جملہ تعظیم شعائر اللہ سے اور وہ بحکم آیت وشہادت آلہی دلیل ہے تقوی القلوب کی اور اللہ تعالے جسکے تقوی کی گواہی دے اُس کی قبولیت کا درجہ کیا پوچھنا ۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ وَ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ بس ہے اس سے معلوم ہوا کہ موئے مبارک کی تعظیم نکرنیوالا متقی نہین بلکہ فاسق و فاجر ہے اور خارج طاعۃ اللہ سے معاذ اللہ من ذالک

دوسری دلیل قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ ۔ الایۃ تابوت عبارت ہے اُس صندوق سے جسمین تصویرین انبیاء علیہم السلام کی تھین جو حضرت آدم علیہ السلام سے موسی علیہ السلام تک پہنچی تھیں اور اسمین تورات کی بعض الواح اور حضرت موسے علیہ السلام کا عصا اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ تھا

جسکا موجب تسکین ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور اسمین کوئی شبہہ نہین کہ موئے مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم عصائے موسیٰ اور عمامۂ ہارونی بلکہ تمام دیگر انبیائے سے تبرک اور تسکین مین بدرجہا بڑھکر ہے

تیسری دلیل صحابہ کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود موئے مبارک حلق فرماکر تقسیم کئے ہین اگر تبرک نہ ہوتا تو تقسیم کے کوئی معنی نہین ۔

هذا الحديث مسطور في الصحاح و جميع كتب السير و سياتي انشاء الله تعالى فانتظره

چوتھی دلیل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شب معراج کی صبح کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک کے موئے مبارک عطا فرمائے

وقد رأينا سنده مختوما لاكابر دمشق عند السيد الجليل محمد حبيب الله الدمشقي قد نزل في هذه البلدة رامفور سنة ثلث و الثلثين بعد الالف و الثلثمائة من الهجرة على صاحبها افضل الصلوة و السلام

پانچوین دلیل حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حضور نے چند موئے مبارک عطا فرمائے تھے اور حضرت خالد نے اُسکو اپنی ٹوپی مین سی رکھا تھا جس لڑائی مین وہ ٹوپی پہنکر گئے اللہ تعالے نے برکت موئے مبارک انکو فتح دی قال الشیخ فی المدارج (و بود چند موئے از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در کلاہ خالد بن الولید و حاضر نشد بانہا ہیچ قتالے را مگر آنکہ دادہ شد نصرت انتہی)

چھٹی دلیل مدارج النبوہ مین ہے **وصل** در کرامات و برکات آنحضرت

در چیزے کہ لمس کردہ ومباشرت کردہ آنرا در صحیح آمدہ کہ بیرون آورد اسماء بنت ابی بکر جبہ طیالسہ را و گفت کہ این جبہ را پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ است وما می شوئیم آنرا براے بیماران و شفا می جوئیم بآن انتہے اقول بدن مبارک سے مس ہونا لباس یا کسی چیز کا جب باعث برکت و شفائے بیمار ہے حالانکہ مس ولمس ایک وصف ہے جسم مبارک و دست مبارک کا اور وہ عرض وصفت ہے تو موئے مبارک کہ جوہر اور جزو بدن مبارک ہے کیونکر متبرک اور موجب شفائے قلب وجسم بیماران ظاہر و باطن نہ ہوگا۔

ساتویں دلیل نیز مدارج النبوہ میں ہے و بود کاسۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ آب می انداختند در آن و شفا می جستند بآن انتہی وتقریر الدلیل مامر

آٹھویں دلیل فیہ ایضاً و آوردہ نمیشد نزد وے صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ یکے کہ دیوانگی ومس جن داشت مگر دست می زد در سینہ وے ومیرفت آن مس و جنون وتقریر المدعی مامضی

نویں دلیل ایضاً فی المدارج و پیدا شدن جودت وجلادت در اسپ ابی طلحہ ببرکت سواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازان کہ بغایت تنگ گام بود و چنان شد کہ ہیچ اسپے مماشاۃ ومحازاۃ نمی توانست کرد بوے

دسویں دلیل ایضاً پیدا شدن سرعت و سبکی در شتر جابر بعد از سستی وماندگی بجلانیدن چوبے کہ در دست شریف بود تا آنکہ نہ توانست زمام اورا

نگہداشت وہمچنین سوار شدن حمار تنگ گام مر سعد بن عبادہ را وگردانیدن
وے تند و تیز کہ اسپ ترکی وہیچ دابہ نمی توانست بوے مسایرہ کرد۔
گیارھوین دلیل۔ وحرز ابن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ بر پشت اسپ
نمی توانست نشست و آنحضرت بر سینہ وے زد پس گشت فارس ترین
عرب وثابت ترین ایشان انتہیٰ مدارج۔
بارھوین دلیل ایضاً داز انجملہ دادن اوست مر عکاشہ را شاخ درخت
خرما در وقتے کہ بشکست شمشیر او و در بدر وگشتن آن در دست وے شمشیر
جوہران وقتال کردن بدان ہمیشہ در مواقف ومشاہد تا وقتیکہ شہید شد در
قتال اہل ردت ونام این سیف عون بود وہمچنین دادن وے براے
عبد اللہ بن جحش روز احد شاخ خرما وگشتن آن در دست وے شمشیر ودادن
قتادہ بن نعمان را در شب تاریک شاخ خرما وروشن شدن آن در راہ۔
تیرھوین دلیل مفسرین نے لکھا ہے کہ والشمس وضحٰہا میں محبوب
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکھڑے کی قسم ہے اور۔ واللیل اذا سجٰی
میں حضرت حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی زلف مبارک کی قسم کھائی ہے حضرت
حق سبحانہ نے پس جسطرح دست مبارک بوجہ ید اللہ فوق ایدیہم۔
کے موجب برکات مسطورہ ہوا اسی طرح موئے مبارک بوجہ قسم کھانے
حق تعالے کے اُس کی عظمت اور بزرگی آیت سے ثابت ہے۔

پس اسکے برکات مین شبہ بے عقلی ہے جو چیز اللہ تعالے کے نزدیک اسقدر معظم و مکرم ہو کہ خود اسکی قسم کھائی تو اُس کی مبارکی اور عظمت مین کیا شک ہے تفسیر حسینی سورۂ والضحی مین ہے اشارت است بروشنی روئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم وکنایت است از سیاہی موے وے بیت والضحے رمزے ہم از روے چو ماہ مصطفی است ؛ معنی واللیل گیسوئے سیاہ مصطفے است۔ پس موئے مبارک لحیۂ مبارک کے والضحی مین اور سر مبارک کے واللیل کی قسم مین داخل ہین —

چودہوین دلیل ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ اور تشریف آوری کی جگہ اور عبادت کی جگہ اور جس چیز سے دست مبارک کا مس ثابت ہوا ان سب کی تعظیم واکرام خود حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واکرام ہے۔ پس موئے مبارک کی تعظیم واکرام داخل تعظیم واکرام حضرت سید انام ہے۔ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مدارج مین ہے (از جملۂ اعظام واکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکبار جمیع انچہ متعلق است بوے از مشاہد واماکن ومعابد وانچہ دست شریف وے بدان رسیدہ ودیدہ شد ابن عمر کہ نہاد دست خود را بر جاے نشستگاہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد ازان نہاد دست را بر روی خود و امام مالک سوار نمی شد در مدینۂ مطہرہ بر دابۂ خود وگفت شرم میدارم

از خدا کہ بی سیر کنم زینے را کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دران خفتہ بسم اسپ خود و نہادہ است آنحضرت صلعم پاے مبارک خود بر آن و بخشید اسپان خود را کہ داشت ہمہ را بشافعی پس جواب دا د بہانند این جواب انتہٰی اقول جب نشستگاہ و قدمگاہ کی تعظیم صحابہ و تابعین و اتباع تابعین و مجتہدین و ائمہ دین سے ثابت ہوئی۔ کما فی الشفا و المواہب و السیرۃ للشامی و الحلبی و غیرہا تفصیل ذالک تو موئے مبارک کا مرتبہ تو قطعاً از زمین و خاک مذکور سے بڑھا ہوا ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ ادنےٰ مسکۃ بالفہم و حلاوۃ الایمان۔

پندرھوین دلیل۔ خود صحابۂ کرام سے تنصیص عظمت و برکت کی بھی ثابت ہے بثبوت لا مرد لہ کیف وقد اتفق علیہ اصحاب السیر د المغازی قال فے المدارج آوردہ اند کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ موے پیشانی او دراز بود چنانکہ چون مے نشست د فرو می گذاشت آن موہا را بر زمین میرسید گفتند چرا دراز میداری این موہا را ونمی تراشی گفت نمی تراشم از ان جہت کہ وقتے دست شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بآن رسیدہ۔ پس نگاہ میدارم آنہا را تبرکاً انتہٰی جب ایک دفعہ کسی صحابی کے بال پر دست مبارک کا مس کرنا ہو جب اس کی مبارکی و تبرک کا ہو گیا صحابہ کے نزدیک تو خود

حضور کے موئے مبارک کا کیا پوچھنا اور پھر اسپر کتنی مرتبہ دست مبارک پڑے ہونگے اور پھر ہمارے واسطے کہ ہم صحابہ کرام سے زیادہ محتاج ہیں برکت اور تبرک حضور کے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

سولہوین (۱۶) دلیل نیز مدارج میں ہے ودر کلاہ خالد بن ولید موئی چند بود از مو ہائے شریف وے صلی اللہ علیہ وسلم تبرک گاہ وافتاد کلاہ وے در بعضے از جنگ گاہہا پس محکم بر بست کلاہ را تا باز نیفتد ودر ماندہ بران کشید کہ چند کس از مسلمان کشتہ شدند پس انکار کردند صحابہ این فعل را بر خالد گفت نکردم این را بسبب کلاہ بلکہ بجہت موہائے شریف کہ دران بستہ بودنگاہ داشتہ ام تا ضائع نشود و در دستہائے مشرکان نیفتد و برکات آن ازمن مسلوب نگردد انتہیٰ

سترھوین (۱۷) دلیل شواہد النبوت میں ہے زنے از یمامہ فرزندے پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آورد کہ بر سر وے ریشے بود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آب دہان مبارک خود بسرے انداخت آن ریش نیک شد از نسل آن کودک آن علت ہرگز پیدا نیامد و ہمان زن پسر دیگر را بہمین علت پیش مسیلمہ کذاب برد آب دہان نامبارک خود را بر سر وے انداخت سر او کل شد و در نسل وے بماند انتہیٰ۔ اور

مدارج النبوۃ میں ہے وریخت آنحضرت از بقیہ آب وضوے خود در بیر تھا پس خشک نشد و کم نگشت آب او ہرگز و آب دہن شریف انداخت در چاہے کہ در دار انس بود پس نبود در مدینہ شیرین تر از وے آب و گذشت آنحضرت بہ آبے و پرسید کہ نام این چیست گفتند نام وی بیسانست و آب وے شور است فرمود نام وے نعمان است و آب وے خوش پس خوش گشت آب وے و انداخت آب دہن در دلوے از بیر و ریخت در آن و فائح گشت از وے بوے مشک انتہٰے نیز اسمین ہے و در جنگ احد تیرے بچشم قتادہ بن النعمان رسید تا آنکہ افتاد بر رخسارہ وے پس رد کرد آنحضرت آنرا بجاے خود وے پس بہترین و تیز ترین دو چشم وے شد و شکست شمشیر عبداللہ بن جحش پس داد آنحضرت او را شاخ درخت خرما پس گشت در دست وے شمشیر چنانکہ در بدر بعکاشہ دادہ بود سواے اِن مذکورات کے ہزاروں برکات و معجزاتِ آب دہن مبارک اور دست مبارک کے کتب سیر مین مذکور ہیں اور معلوم ہے کہ آب دہن جملہ فضلات سے اور لمس دس صفات سے ہے جب انکے آثار کرامت و برکات اسقدر ہین تو موے مبارک جو لحیہ مبارک یا سر مبارک کے جواہر ہین انکے برکات مین تردد نشان محرومی ہے۔

(۱۸) اٹھارہوین دلیل خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تقسیم فرمانا موے سر مبارک کو حجۃ الوداع مین صحابۂ کرام کو اور صحابہ کرام کا دوسرونکو عطا فرمانا اس سے بڑھ کر اسکی سند اور برکات کی دلیل اور کیا چاہیے ۔ مدارج النبوۃ مین ہے ۔ بعد ازان علاق را طلبید کہ معمر بن عبد اللہ نام داشت و اشارت کرد بحلاقت کہ ابتدا بجانب راست کند و قسمت کرد موہا را بر اصحاب ہر یکے را یکتارہ موئے یا دو تارہ موے نصیب رسید و موہاے جانب چپ را ہمہ بابوطلحہ انصاری داد انتہی ۔

(۱۹) انیسوین دلیل شواہد النبوۃ مصنفۂ مولانا جامی قدس سرہ السامی مین ہے مندیلے کہ بر روے مبارک وے رسیدہ بود آتش بر آن کار نمی کرد جماعتے مہمان انس بن مالک رضی اللہ عنہ شدند براے ایشان طعام آورد چون فارغ شد کنیزک خود را آواز داد کہ فلان مندیل را بیار آن کنیزک مندیلے چرکین آورد انس وے را گفت در تنور آتش برافروز آتش برافروخت پس بفرمود تا آن مندیل را درمیان آتش انداختند بعد ازان بیرون آوردند چون شیر سفید شدہ بود و ہیچ نسوختہ پرسیدند از وے کہ این چیست فرمود کہ این مندیلے است کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روے مبارک خود پاک کردی ہرگاہ کہ چرکین

ہوشیو دور آتش سے اندازیم پاک ہوشیو دہ نمی سوزد انتہی جب ممسوس دست مبارک کا یہ مرتبہ اور عزت وکرامت ہے اللہ تعالے کے نزدیک کہ اسکو دنیا کی آگ مین نہین جلاتا حرمت وکرامت حبیب کیوجہ سے تو موے مبارک حبیب کی اللہ تعالے کے نزدیک کیا کچھ حرمت وعزت وکرامت نہوگی پس اُسکے معظمین اور متبرکین جو شوق ومحبت حبیب سے اسکی زیارت کرنیوالے اور اسکے فیوض وبرکات وانوار حاصل کرنیوالے اور حق تعالے سے فیض وکرامت اور عزت پانیوالے ہیں نار دوزخ سے کیونکر نہ محفوظ رہینگے

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بیسوین (۲۰) دلیل نیز حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ناخن مبارک کو ترشوا کر صحابہ کرام کے درمیان تقسیم فرمایا ہے اور یہ تقسیم فرمانا نہین ہے مگر بوجہ تبرک کے اور اشارہ ہے طرف نشانی محبوب کے جو محب کو محبوب کی طرف سے عطا ہو پس اسیطرح موئے مبارک کی تقسیم سمجھنا چاہیے اور اس کے تبرک ہونے مین کوئی شک وتردد نچاہئے والمحروم محروم وبآخر ناخن انگشتان مبارک را تقلیم کرد وآن را نیز بر مردان قسمت کرد ھکذا فی المدارج ۔

اُن کے ناخن پر فدا جان کیجیے ۔ اور ہلال عید قربان کیجیے

(۲۱) اکیسوین دلیل بول مبارک سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک اور موجب شفائے ہر بیماری ہے جب بول کہ اخس ترین فضلات ہے اسمین یہ برکات ہیں تو موئے مبارک کی کیا کچھہ برکات نہ ہون گے اور کیونکر شفای باطن نہ ہوگی مدارج مین ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ در شفا گفتہ کہ بہ تحقیق رفتہ اند قومے از اہلِ علم بطہارتِ حدثین از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و این است قول بعضے اصحاب شافعی رحمہ و ابا بول را مشاہدہ کردہ اند بسیارے و نوشیدہ است اور ا ام ایمن کہ خدمت میکرد آنحضرت را آوردہ اند کہ شبہا در تحت سریر آنحضرت قدحی می نہاد کہ در آن بول میکرد شبے در آن قدح بول کردہ بود چون صبح شد فرمود یا اُمِّ ایمن بریز انچہ در آن سفال است پس نیافتند در آن چیزے گفت ام ایمن واللہ تشنہ شدم و خوردم آنرا پس خندہ کرد آنحضرت و امر نکرد بغسل فم و نہی نکرد از عود و گفت درد نکند شکم تو ہرگز انتہی۔

(۲۲) بائیسوین دلیل ایضاً فیہ بار دیگر زنے بود کہ نام وے سبرکہ بود نیز خدمت می کرد آنحضرت را پس بخورد بول را و فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم الصحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگز پس بیمار نشد آن زن ہرگز مگو ہمان بیماری کہ دران روز از عالم رفت۔

(۲۳) تیسوین دلیل در بعضے روایات آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را خوردہ بود ویں بوے خوش می ومید از وے و اولاد وے تا چند پشت انتہیٰ۔

(۲۴) چوبیسوین دلیل ایضاً در روایت است کہ مردم تبرک میکردند بول ودم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اما بول مذکور شد احادیث آن۔

اقول جب ذات مبارک ومطہر کا بول ودم تبرک ہوا اُسکا موے مبارک اور شعر اطہر کا موجب برکت ہونا اس کے کوئی معنے نہین اور جب صحابہ کرام بول ودم سے برکت حاصل کرین اور خون ویلینا تبرک گردانین تو ہم متبعین بدرجۂ اولی موے مبارک کو تبرک گردانا چاہئیے۔ لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ۔

(۲۵) پچیسوین دلیل ایضاً فیہ واما شرب دم نیز مکرر واقع شدہ است از صحابہ خوردن آن۔

(۲۶) چھبیسوین دلیل یکے حجامے حجامت کرد آنحضرت را پس بیرون برد خون را وفرو برد اورا در شکم خود پرسد آنحضرت چہ کار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہان کنم آنرا نخواستم کہ خون ترا بر زمین ریزم پس پنہان کردم آنرا در شکم خود فرمود بہ تحقیق حذر کردی ونگاہداشتی نفس خود را یعنے از امراض وبلا انتہیٰ۔

اقول جب خون سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کے نزدیک اتنا معظم و مکرم اور متبرک ہے کہ زمین مین ڈالنا اُسکا روا نہین رکھتے بلکہ اپنے سینہ کی تہ مین رکھتے ہین اور تبرک جانکر پی جاتے ہین اور اُسپر حضورؐ تقریر فرماتے ہین اور اُس سے منع نہین کرتے بلکہ اسکی برکات کا اسطرح اظہار فرماتے ہین کہ اس خون کی برکت سے جو تونے پی لیا اپنی جان کو تمام بلاؤن اور امراض سے محفوظ کر لیا اور تونے ہوشیاری اور دور اندیشی اور عقلمندی کی کہ میرے خون کی اسقدر عظمت کی اور اسکو تبرک سمجھا پھر دور افتادون کو موے مبارک کی کسقدر عظمت اور توقیر چاہیئے بیحد شادمانی اور شکر کا محل ہے اسلئے کہ موی مبارک کی تقسیم گویا ہمارے ہی واسطے فرمائی گئی تھی اور صحابہ کرام کو گویا ہمارے ہی لئے یہ امانت سپرد کی گئی تھی چنانچہ اونہون نے وہ امانت ادا کی اور تابعین عظام اور اتباع تابعین کرام نے تا این کہ ہم تک ہماری امانت پہونچ گئی تو ہم اُسپر کیون نہ قربان ہون اور اسکی تعظیم و توقیر و تکریم کرین اور اپنے سرون پر رکھین اور اپنا فخر سمجھکر اُسپر ہر وقت نثار رہون اور اس نشانی سے محبوب اکرم کے ہمیشہ فیضیاب اور بہرہ ور رہون۔

ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

ستائیسوین (۲۷) دلیل ۔ وآمدہ است کہ چون مجروح شد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

روز احد کہ جراحت اور ا مالک بن سنان پدر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا پاک و سفید ساخت آنرا گفتند بنید از خون را از دہن گفت لا و اللہ ہرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرو برد آنرا پس فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر کہ خواہد کہ بنگرد بمردے از اہل بہشت بنگرد بسوئے این مرد انتھے ما فی المدارج۔

اقول جب خون مبارک کی عظمت اور اظہار محبت پر وعدہ بہشت ہے تو موے مبارک کی عظمت کرنیوالے اور اُس کی محبت و حرمت کرنیوالے ضرور مبشر بالجنۃ ہین اور منکرین اس سعادت و بشارت سے محروم ہین

اٹھائیسوین دلیل از عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کہ حجامت کرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزے پس دادم را خون را وگفت غائب کن این را در جائے کہ کس نہ بیند در ویس نوشیدم آنرا کہ پوشیدہ ترا ازان مکانے نیافتم پس گفت آنحضرت و اے ترا از مردم و وائے مردم را از تو کنایت کرد از قوت و مردانگی و شجاعت و شہامت کہ اورا ازان حاصل شود باعث حرب و قتال با مردم شد و وے رضی اللہ عنہ بیعت نہ کرد بہ یزید و اقامت کرد بمکہ شریفہ و مجتمع شدند بر وے حجاز و یمن و عراق و خراسان و جز آن و کشت اور ا حجاج ابن یوسف در امارت عبد الملک بن مروان و بردار کشید و لہ قصۃ طویلۃ

وور روایتے آمدہ کہ گفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مرعبداللہ
بن زبیر را وقتیکہ فرو برد خون را۔ لا تمسّک النار الا قسم الیمین
مساس نہ کند ترا آتش دوزخ مگر برائے سوگند کہ حق جل و علا خوردہ۔
وان منکم الا واردھا الآیۃ و درین احادیث دلالت ست
بر طہارت بول ودم آنحضرت صلعم و برین قیاس سائر فضلات وعینی
شارح صحیح بخاری کہ حنفی مذہب است گفتہ کہ ہمین قائل است امام
ابو حنیفہ رح و شیخ ابن حجر گفتہ کہ دلائل متکاثرہ و متظاہرہ اند بر طہارت
فضلات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و شمار کردہ اند آنرا ائمہ از
خصائص وے صلی اللہ علیہ وسلم کذا فی المدارج للشیخ
المحدث مولانا عبد الحق الدھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

اونتیسوین ۲۹ دلیل احادیث متعددہ بطرق مختلفہ صحاح ستہ مین وارد
ہین کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیئے دعا مین یہ
کلمات مبارکہ فرمائے ہین۔ اللھم اجعلنی نورا وفی سمعی
نورا وفی بصری نورا وما مے نورا وخلفی نورا وفی
شعری نورا وفی بشری نورا وفی دمی نورا وفی ایدی نورا وفی مجلی نورا
وفی عظمی نورا ومخفی نورا وکلی نورا وجزئی نورا۔ پس موئے مبارک کی
مبارکی اور اسکا نور اور صاحب نور ہونا اس سے ثابت وظاہر ہے

اور اوسنے چشم بصیرت وا سے پر روشن اور باہر۔ الا من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور فی الدنیا ولا فی الاخرۃ لان من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا۔

تیسوین (۳۰) دلیل قال اللہ سبحانہ ومن اصوافھا واوبارھا واشعارھا اثاثا ومتاعا الی حین۔ جب جانورونکے بالون مین منفعت اور اثاث ومتاع یعنے برخورداری وانتفاع دنیوی نص قطعی سے ثابت ہے تو اشرف المخلوقات کے اشرف اشخاص کے موئے مبارک سے انتفاع اخروی ہونا بعید از عقل سلیم ہے کما لا یخفی علی من لہ قلب سلیم وفہم مستقیم۔

اکتیسوین (۳۱) دلیل نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کے سم کے نشان کی تعظیم کرتے ہین اور حق یہی ہے کہ اپنے نبی معظم کی تعظیم اور محبت کا مقتضیٰ یہی ہے کہ ان کی ہر چیز کی تعظیم اور اوس سے محبت ہو امت کو مگر منکرین کو باوجود دعویٰ امتی ہونے کے محبت اور عظمت کی بو نہین ہے ورنہ محبوب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی عظمت اور محبت مین کلام نہ کرتے وہ اس باب مین نصاریٰ سے بھی گئے گذرے ہین اس لئے کہ گدھے کے سم کے نشان سے حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے موئے مبارک کو بال برابر بلکہ لاکھوان کروڑوان حصہ اسکا
بھی اگر فرض کرو تو کچھ نسبت نہیں پس اسنے تو اس امر مین نصرانی لاکھ
درجہ بہتر ہین کہ اپنے محبوب کی نشانی کے نشان پر گرویدہ ہین واہ رے
ایمان واسلام فرقہ مارقہ کا اسی کا نام دین واسلام ہے تو ایسے اسلام
کو دور سے سو سلام ہے

تیئسوین دلیل قانون نعت ومحبت سے جو واقف اور ماہر ہے
اوسپر یہہ امر آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب
ہوا کرتی ہے۔

لمولف کوئی شئے ہو کہین ہو اس کی طرف ہو منسوب ہے برابر وہی فین
سے نسبت میری :۔ مجنوں کی حکایت مشہور ہے کہ لیلی کی گلی مین ایک
کتے کو اُس نے ایک دن دیکھا تھا جب اسکو جنگل مین وہ ملگیا
تو پیار کیا اسکو گلے سے لگایا اسکے ہاتھ پاؤن چومے اس کے لئے دامن
بچھادیا اُسپر اسکو بٹھایا جب اُسپر نا واقفین قانون الفت نے
اوسپر طعنہ کیا تو اُس نے جواب مین یہی قانون الفت کا دفعہ پڑھ
سنایا مواہب لدنیہ مین ہے۔ **اشعار**۔

رای المجنون فی البیداء کلبا فجرّ الیہ للاحسان ذیلا
فلاموہ علی ما کان منہ وقالوا لم منحت الکلب نیلا

فقال دعوا الملام فان عینی ؎ راته مرة فی حی لیلی

تنقیح بن دلیل قال اللہ سبحانہ مثل نورہ کمشکوۃ الی قولہ تعالیٰ نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء در روح الارواح آوردہ کہ این نور محمدی است کذا فی التفسیر الحسینی اس آیات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سراپا نور ہونا ثابت ہے اور نیز حدیث صحاح سے جو سابقا دلیل (۲۹) میں گذر چکی ہر ہر جزو اور کل کا نور ہونا ظاہراً و باطناً ثابت اور نیز نور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسماے مبارکہ مین سے ہے کما فی الشفاء والمواہب و المدارج وسیرۃ الشامی والحلبی وغیرہا وہو متفق علیہ اور نیز نص قرآن سے ثابت ہے لقد جاء کم من اللہ نور وکتاب مبین۔ فالنور ہو محمد صلے اللہ علیہ وسلم والکتاب القران الکریم پس موے مبارک کے منور اور منوّر ہونے مین شبہ نرہا خواہ سر مبارک کے ہون یا لحیۂ مبارکہ کے اور جب اونکا منوّر اور منوّر ہونا بوجہ نور ذات یا نور صفات کے مبرہن ہوا تو انکے برکات و انوار مین شک نرہا اور یہ امر بدیہی ہے کہ نور کے سامنے جو ہوگا اسکی روشنی بالضرور اس پر پڑے گی خواہ اسکو اسکا ادراک ہو یا نہو پس موے مبارک کے انوار و فیضان کا ہونا اور اس سے انتفاع محبین و معظمین کے

واسطے متعین اور مبرہن ہوگیا۔ نقلاً و عقلاً ولیس وراء العبادان قریۃ ومن کان فی ھذہٖ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی۔

چونتیسوین (۳۴) دلیل قال تعالےٰ یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہٖ وسراجا منیرا۔ سراج کے معنی چراغ کے مشہور ہین اور ایک معنی سراج کی آفتاب کے بھی ہین اور قرآن مین بھی سراج کا اطلاق سورج پر وارد ہے۔ وجعل الشمس سراجا۔ جب سراپائے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب حقیقت ہونا نص قطعی سے ثابت اور موئے مبارک کا جزو بدن ہونا محتاج دلیل نہین اگرچہ جزو زائد ہے مثل ناخن قدر مقطوع ومقلوم کے مگر قبل قلم ہونے کے اوسکا اتصال آفتاب کمال سے یقیناً اس کے جمال وجلال اور عظمت اور شوکت اور ابہت کا باعث اور کیا باعث اور بعد انفصال اسکا تبرک ہونا اور اس کے برکات کا صحابہ پر فائض ہونا اور خود حبیب سے اوکی تقسیم کا وقوع برہان قاطع اور دلیل ساطع ہے اسکے سطوع انوار اور برکات وفیضان پر۔ ورنہ تقسیم کا فائدہ اور صحابہ پر وقوع انواع فیضان وبرکات کا عائدہ معاذ اللہ کیا فسانۂ عجائب یا داستان امیرحمزہ

اور عمرو عیار کا قصہ اور شیخ چلی کی حکایت ہے استغفر اللہ اور جب ایسا نہیں تو
پھر خفاشان منکرین کیون اس آفتاب سے آنکھین چراتے ہین اور موئے
مبارک کے شتاقون کو منہ چڑاتے ہین شرم نہین آتی کہ اسکا انکار کرین جس
کے انوار وبرکات کے اثبات پر اتنی ادلہ قاہرہ اور براہین روشن وباہرہ آیات
واحادیث اور دلائل عقلیہ قائم ہون اسکا انکا آفتاب کا انکار اور اسکی تعظیم واکرام
کو بت پرستی سمجھنا اور کہنا یقیناً موجب لعنت وپھٹکار ہے کہ صحابہ کرام
وتابعین عظام وسلاسل اولیا ومشائخ وعلمائے دین الی یومنا ہذا پر
جو سلسلہ نقل مین داخل وشامل ہین لعن کی بوچھار ہے بلکہ نعوذ باللہ
خود شارع صلوۃ اللہ وسلامہ پر وار د ہے ۔

پینتیسوین دلیل - یہ ادلہ جو ہمنے یہان تک مختصر ذکر کیئے ہین منکرین
پر حجت کے لئیے ہین جو نور باطن کی درخشانی سے ہنوز
بہرہ ور نہین اور جنکو حق تعالے نے نور ادراک باطن کا ذرہ
عطا فرمایا ہے اون کے واسطے دلائل کی کچھ ضرورت نہین سہ

آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیت باید ازوی رو متاب

باطن کے چمکار ہ والے کیواسطے صرف زیارت موئے
مبارک بس ہے کہ وہ اپنی دلیل آپ ہی ہین بلکہ اسکے واسطے
یہ دلائل وحجج ایسے ہین جیسے آفتاب کو روز روشن مین چراغ سے

ڈھونڈھنا ہے

زہے نادان کہ او خورشید تابان بنور شمع جوید در بیابان

منکرین کے شبہ کی تقریر روشن

اور اس کا جواب دندان شکن

منکرون مین جو پھاجل رفید کہلاتے ہین اور یہ لوگ جنکو شیر ذندیر بناتے ہین جنکو اشرفی بیگم اور منور محل ہونیکا دعوے ہے جن کو واحدیت کا ادعا جن کی تحریر کارب نام کا عرب جنکی تقریر کا فضل حقر کی زٹل اسلح عوام الناس کی آنکھون مین خاک ڈالتے ہین کہ میان اسکی سند کیا ہے کہ یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہین یا یہ حضور کا جبہ او رقدم شریف ہے اور بالفرض اگر واقعی ہون تو اس کی زیارت سے نفع کیا جب ابی بن سلول کو حضور نے خود اپنا جبہ پہنایا او سکے منہ مین لعاب دہن ڈالا اور کچھ کام نہ آیا اور دوزخ سے نہ بچایا تو موئے مبارک یا جبہ و قدم شریف کے نقشہ کی زیارت سے کیا امید نفع اسمین کیا دھرا ہے جس سے آخرت کا بھلا ہے یہ سانگ بدعتون کا نکالا ہے ایسی زیارت کرنے والونکا آخرت مین منہ کالا ہے اللہ رے سوریدہ دہنی عقل و انصاف

بیخ کنی مومنین محبین کے حال کو اپنے قیاس سے منافقین کے حال پر قیاس مع الفارق کا ذکر کیا سند کی یہان تک خبر نہین کہ اپنے باپکے پہچاننے کا مبتدا کیا اور منتہی کیا اس موضوع کا محمول مہمل یا موضوع شہرت یا تواتر سے باپ کی خبر کہ یہ ہمارا باپ ہے مسلم لیکن موئے مبارک یا جبۂ شریف یا قدم شریف کی خبر غیر مسلم تمہارے باپ کی سند مین صحابہ نہین تابعین نہین علما نہین مشائخ نہین اولیا نہین اور موئے مبارک وغیرہ آثار شریفہ کی سند مین صحابہ و تابعین و مشائخ و اولیائے اور علمائے دین ہین پہلا بیہودہ مسلم یہ غیر مسلم کیون بوجہ لا نسلم لا نسلم دوسرے ملوک خالیہ اور بلدان نائیہ کا علم ہے یا جہل برتقدیر اول وہی علم یہان اور برتقدیر ثانی وہی لا نسلم تیسرے احادیث کی سند مستند یا غیر مستند اگر مستند تو وہی استناد یہان اور اگر غیر مستند تو تم عامل بالحدیث کیسے چوتھے ان سب سے قطع نظر قرآن و رسالت کو فرمائیے اپنا ایمان بتائے اسکی سند کیا وہی شہرت و تواتر یا خیالی رام وذاکر پرشاد کی سی تو مضلت کا شملہ بقدر علم تمہارے سر مبارک پر ہے ہر شے کی انتہا اسکی ضد سے ہوتی ہے تمہاری دینداری کی انتہا نے تمکو بیدینی تک پہونچایا۔ شعر

ولجدت حتی کدت تبخل حائلا للمنتہی و من السرور بکاء

شبہ کی دوسری تقریر
اور اس کے جواب کی تحریر

ان میں جو بڑے بھگت اور اشرف گویا ہیں انکی یہ بڑ ہے کہ نماز نہیں۔
روزہ نہیں ضروریات و واجبات و فرائض نہیں مگر زیارت پر مرتے
ہیں اور موئے مبارک کے نام سے زیارت کرتے ہیں جب تارک
واجب و فرض ہیں تو اس زیارت سے انکی مغفرت کی کیا امید فرائض
جواہر نوافل اعراض ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ عامہ مومنین محبین پر
محض افترا اور بہتان اور انکی غیبت ہے جسکی حرمت نصوص قطعیہ سے
ثابت ہے اولاً عموماً یہ گمان کہ وہ تارک فرائض و واجبات ہیں کسطرح
صحیح نہیں ثانیاً بالفرض بعض زائرین اگر ایسے ہیں تو غایت اسکی یہی ہے
مگر یہ کہ وہ مرتکب کبائر ہیں پھر انقطاع امید مغفرت ان سے محض بیدلیل
بلکہ خروج عن سواء السبیل ہے جب حق تعالیٰ فرمائے قل یاعبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا۔ اور الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم
ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ اور حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں۔ شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔
تو پھر مرتکب کبائر سے انقطاع امید مغفرت کیسی سمجھی جائے منکرین شفاعت سے البتہ

انقطاع امید مغفرت ہو تو ہو ثالثاً مدار اصل نجات و مغفرت کا نفس ایمان پر ہے
نہ اتیان جملہ فرائض و واجبات پر جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا اس امر پر
اجماع ہے پس یہ عدم امید مغفرت کب قابل اصغار و لائق سماع ہے
رابعاً احادیث صحاح میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس شخص کی نسبت فرمایا تھا کہ اس نے ایک وقت کی نماز نہ پڑھی اور
جنت میں چلا گیا جسنے ایمان لاتے ہی جہاد میں شہادت پائی اس سے
معلوم ہوا کہ نماز و روزہ شرط دخول جنت و مغفرت نہیں خامساً جس نے
حضور سے پوچھا متی الساعۃ یا رسول اللہ۔ اور حضور نے فرمایا ما اعددت
لھا جب اس نے کہا ما اعددت کثیر صلوۃ و صیام ولکن احب اللہ و رسولہ
اسکے جواب میں حضور نے انت مع من احببت فرمایا اور دوسری حدیث
میں عموماً المرء مع من احب وارد ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغفرت
و نجات کا دار و مدار اللہ و رسول کی محبت پر ہے۔ نہ کثرت
صلوٰۃ و صیام وغیرہا پر سادساً اصل ایمان اور حقیقت ایقان
محبت اللہ و محبت رسول اللہ ہے اور اس میں شک نہیں کہ
زائر بمقتضائے محبت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم زیارت کا مشتاق ہوتا ہے پس اگرچہ وہ کیسا
ہی گنہگار ہو یہ اشتیاق و زیارت اس کے

حقیقی ایمان کی دلیل کامل ہے پس حقیقی ایمان والے سے انقطاع امید مغفرت کا سمجھنا جہالت محض ہے سابعاً ان تقریروں میں موی مبارک کی تنقیص اور تحقیر ہے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کی تنقیص موجب خروج ایمان و اسلام ہے جیسا کہ واقع ہے طائفہ مارقہ سفہاء الاحلام سے وسیاتی تحقیقہ فی اخر الکلام انشاء اللہ العزیز العلام ہذہ کانت جملاً معترضۃ فلنرجع الی ما کنا فیہ من ایراد الدلائل علی الفضائل۔

چھبیسویں (۲۶) دلیل شفا میں ہے۔ نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دار انس فعرق فجاءت امہ بقارورۃ تجمع فیہا عرقہ فسألہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقالت نجعلہ فی طیبنا وھو اطیب الطیب انتہی وتقریر التقریب ما مر غیر مرۃ۔

ستائیسویں (۲۷) دلیل نیز شفا میں ہے۔ ومنہ شرب مالک بن سنان دمہ یوم احد ومصہ ایاہ وتسویغہ صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ

لن يصيبه النار

(۳۸) الثامن والثلثون دليل ايضاً فيه ومثله شرب عبد الله بن الزبير دم حجامته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل لك من الناس وويل لهم منك ولم ينكر عليه

(۳۹) التاسع والثلثون دليل فيه ايضا وقد روى نحو من هذا عنه صلى الله عليه وسلم فی امرأة شربت بوله فقال لها لن تشتكي وجع بطنك ابداً ولم يأمر واحداً منهم بغسل فم ولا نهاه عن عوده وحديث هذه المرأة التي شربت بوله صحيح اخرجه البخاري في الصحيح واسم هذه المرأة بركة وقيل هي ام ايمن كانت تخدم النبی صلى الله عليه وسلم قالت وكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم قدح من عيدان يوضع تحت سريره يبول فيه وانا عطشانة فشربته وانا لا اعلم

(۴۰) چالیسویں دلیل اسی شفاء قاضی عیاض رضی اللہ عنہ میں ہے۔ فصل فی عادة الصحابة فی تعظیمه علیه الصلوٰة والسلام واجلاله وتوقیره (الی قوله) قال عروة بن مسعود حین وجهته قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ورای من تعظیم اصحابه له ما رأی وانه لا یتوضأ الا ابتدروا وضوءه وکادوا یقتتلون علیه ولا یبصق بصاقا ولا یتنخم نخامة الا تلقوها باکفهم فدلکوا وجوههم واجسادهم ولا تسقط منه شعرة الا ابتدروها واذا امرهم بامر ابتدروا امره واذا تکلم خفضوا اصواتهم عنده وما یحدون الیه النظر تعظیما له فلما رجع الی قومهم قال یا معشر قریش انی جئت کسری فی ملکه وقیصر فی ملکه والنجاشی فی ملکه وانی واللہ ما رایت ملکا فی قومه قط مثل محمد فی اصحابه وفی روایة ان رایت ملکا قط یعظمه اصحابه ما یعظم محمدا اصحابه انتهی اقول

وهذا الحديث رواه اصحاب السنن والصحاح
وهو متفق على صحته وفيه نص على تعظيم الاصحاب
شعرة عليه الصلوة والسلام وانه كان ذلك عادة
لهم فمن لم يعظم شعر النبی صلی الله عليه وسلم
كالطائفة الوهابية المارقة من الدين وهم يدعون
انهم عاملون بالحديث فقد خالف طريق الصحابة
رضوان الله عليهم وخالف طريق اهل السنة
والجماعة كافة وله اسوة سوءة فی النجدية
المحقرة لشان خاتم النبيين عليه صلوات رب
العالمين۔

الثانی والسبعون (۷۲) دليل فيه ايضا وعن انس رضی الله
عنه لقد رايت رسول الله صلی الله عليه وسلم
والحلاق يحلقه واطاف به اصحابه فما يريدون
ان تقع شعرة الا فی يد رجل انتهی وهو ايضا صريح
فی تعظيم الصحابة شعر النبی صلی الله عليه وسلم۔

الثالث والسبعون (۷۳) دليل۔ ايضا فيه واعلم ان حرمة
النبی صلی الله عليه وسلم بعد موته وتوقيره

وتعظیمہ لازم کما کان حال حیاتہ انتہی اقول ومن جملۃ تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم الواجب تعظیم ما انسب الیہ وسیاتی التصریح بذلک عنقریب فانتظرہ مفتشا۔

تبیان المسئولین ویسل ایضا فی الشفا ومن اعظامہ واکبارہ اعظام جمیع اسبابہ واکرام مشاھدہ وامکنتہ من مکۃ والمدینۃ ومعاھدہ وما لمسہ علیہ الصلوۃ والسلام او عرف بہ انتہی اقول فاذا کان الارض التی وضع فیہا قدمہ الشریفۃ صارت بذلک معظمۃ ودخل تعظیمہا فی تعظیمہ وتوقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم فشعر راسہ او لحیتہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف لا یکون معظما ومکرما غایۃ التعظیم والتکریم مع کونہ اعظم رتبۃ واعلیٰ قدرا ومنزلۃ من القدم وارضہ فمن انکرہ فقد انکر عظمتہ وقدرہ وخالف بداھۃ العقل ونظرہ فانما لصاحبہ علی اللہ یوم القیمہ حین حضرہ وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون۔

حديث الرابع والعشرين (٢٤) دليل فيه ايضا روى عن صفية بنت مجدءة قالت كان لابى محذورة قصة فى مقدم راسه اذا قعد وارسلها اصابت الارض فقيل له الا تحلقها فقال لم اكن بالذي يحلقها وقد مسها رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده انتهى۔

اقول فاذا كان الشيئ الممسوس بيده صلى الله عليه وسلم معظما ومكرما وموقرا عند اصحابه صلى الله عليه وسلم فما بالنا لا نعظم شعر راسه ولحيته صلى الله عليه وسلم وقد مسهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده الشريفة ما لا يعلمه الا الله سبحانه ونحن احوج فى تعظيمه وتحصيل فيضانه من الصحابة مع غناهم بشرف الصحبة والمجالسة والمكالمة والمشاهدة جمال وجهه الكريم عليه افضل الصلوة والتسليم۔

حديث الخامس والعشرين (٢٥) دليل ۔ وكانت فى قلنسوة خالد بن الوليد شعرات من شعره صلى الله عليه وسلم فسقطت قلنسوته فى بعض حروبه فشدّ عليها

شدۃ انکر علیہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کثرۃ من قتل فیھا فقال لم افعلھا
بسبب القلنسوۃ بل لما تضمنتہ من شعر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لئلا اسلب برکتھا
وتقع فی ایدی المشرکین کذا فی الشفاء

چھیالیسویں دلیل (۴۶) رئی ابن عمرؓ واضعا یدہ علی
مقعد النبیؐ من المنبر ثم وضعھا علی وجھہ ھکذا
فی الشفاء وتقریر المدعا ما مضی۔

سینتالیسویں دلیل (۴۷) کان مالک رحمہ اللہ تعالیٰ
لا یرکب دابۃ بالمدینۃ وکان یقول استحیی من
اللہ ان اطأ تربۃ فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بحافر دابۃ ویروی انہ وھب الشافعی
کراعا کثیرۃ عندہ فقال لہ الشافعی امسک
منھا دابۃ فاجابہ بمثل ھذا الجواب فی الشفاء۔

اڑتالیسویں دلیل (۴۸) وقد افتی مالک فیمن قال
تربۃ المدینۃ ردیۃ بضرب ثلاثین درۃ
وامر بحبسہ وکان لہ قدر وقال ما احوجہ

الی ضرب عنقه تربة دفن فيها رسول الله صلى
الله عليه وسلم يزعم انها غير طيبة كذا
في الشفاء۔

اقول فاذا كانت تربة المدينة باسرها
بهذه المثابة من العظمة والتوقير فوالله لشعر
راسه ولحيته صلى الله عليه وسلم اولى بالتعظيم
واحرى بالتكريم من التراب كما لا يخفى على
احد من اولى الالباب۔

انجاح سوئی دلیل (۴۹) فيه ايضا وجدير لمواطن
عمرت بالوحي والتنزيل واشتملت تربته على
جسد سيد البشر واول ارض مس جلد المصطفى
ترابها ان تعظم عرصاتها وتنسم نفحاتها وتقبل
ربوعها وجدرانها انتهى۔

فاذا كان التراب والعرصات والربوع والجدران
جديرا بالتعظيم لكونه منسوبا اليه صلى الله عليه
وسلم فشعره صلى الله عليه وسلم اجدر بالتكريم
وكل ذلك اظهر لمن له قلب سليم وفهم مستقيم لا ينكره

الا من له ذهن عقيم وطبع سقيم۔

(۵۰) **پچاسویں دلیل** جلد اول صحیح مسلم صفحہ (۴۲۱) کتاب الحج مطبوعہ افضل المطابع دہلی میں ہے

عن انس بن مالك رضـ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى منا فاتى الجمرة فرماها ثم اتى منزله بمنا ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الى جانبه الايمن ثم الايسر ثم جعل يعطيه الناس۔ اس حدیث سے صراحۃً اور نصاً عطا فرمانا موئے مبارک کا صحابہ کرام کو ثابت اور محقق ہے اور یہ دلیل واضح ہے موئے مبارک کے تبرک ہونے اور تقسیم کی اور اس کے ساتھ تبرک حاصل کرنے اور اسکو تبرک سمجھنے اور بطور تبرک اس کو اپنے پاس رکھنے اور اس کو لوگوں میں شایع کرنے کی کما سیاتی التصریح بذلك من شارحه الامام النووی انشاء اللہ تعالی اور اسی طرح وہ احادیث جو آئندہ ہم نقل کریں گے۔ اسی مضمون کے مصرح ہیں اور مضامین مذکورہ کی دلیل کامل۔

(۵۱) **اکاونویں دلیل**۔ نیز اسی صحیح مسلم صفحہ (۴۲۱) میں ہے۔ اما ابو بکر فقال فی روایة قال للحلاق ها واشار بیده الی جانبه الایمن هكذا فقسم شعره بین من یلیه قال ثم اشار الی الحلاق والی جانبه الایسر

فحلقہ فاعطاہ ام سلیم۔

باونویں دلیل (۵۲) اسی صفحہ مسلم میں (۴۲۱) ہے واما فی روایۃ ابی کریب

قال فبدأ بالشق الایمن فوزعہ الشعرۃ والشعرتین

بین الناس ثم قال بالایسر فصنع مثل ذلک ثم قال

ھھنا ابو طلحۃ فدفعہ الی ابی طلحۃ۔

ترپنویں دلیل (۵۳) نیز اسی صفحہ مسلم میں (۴۲۱) ہے ثم انصرف الی البدن

فنحرھا والحجام جالس وقال بیدہ عن رأسہ

فحلق شقہ الایمن فقسمہ فیمن یلیہ ثم قال احلق

الشق الآخر فقال این ابو طلحۃ فاعطاہ ایاہ۔

چونویں دلیل (۵۴) اسی صفحہ مسلم میں (۴۲۱) ہے۔ عن انس لما رمی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ ونحر نسکہ

وحلق ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ ثم دعا اباطلحۃ

الانصاري فاعطاہ ایاہ ثم ناولہ الشق الایسر فقال

احلق فحلقہ فاعطاہ اباطلحۃ فقال اقسمہ بین

الناس۔ اس حدیث میں جو لفظ (دعا) اور (اقسمہ) ہے اس سے اہتمام شان

تقسیم موئے مبارک کا خوب ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

کو بلا کر ان کو عطا فرمایا اور تقسیم کا صراحۃً نصاً امر فرمایا۔

پچپنویں دلیل۔ (۵۵) امام نووی شرح صحیح مسلم کے صفحہ (۲۱) میں تحریر فرماتے ہیں۔

هذا الحديث فيه فوائد كثيرة (الى ان قال)

ومنها التبرك بشعره صلى الله عليه وسلم وجواز

اقتنائه للتبرك ومنها مواساة الامام والكبير

بين اصحابه واتباعه فيما يفرقه عليهم من عطائه

وهديه انتهى۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تقسیم موئے مبارک کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امر فرمانا حضور کا اس کی تقسیم کے لئے درمیان اصحاب تا اینکہ ایک ایک دو دو تار ہر ایک کے حصہ میں آئے۔ بوجہ تبرک و اظہار تبرک موئے مبارک کے تھا۔ اور بسبب کمال غمخواری حضور کے صحابہ کے حال پر جو عاشق زار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور واسطے حفظ اور ذخیرہ بنانے اور جمع کرنے اور تبرکا رکھنے کے واسطے تھا تاکہ قرون آیتہ کے مشتاقین کی تسلی و تشفی کا باعث ہو اور تاکہ اس کی زیارت سے غائبین ہمیشہ کے لئے مستفیض ہوتے رہیں اور تاکہ ہر ملک میں یہ تبرک آپ کا پہونچ جائے۔ اور قیامت تک اس کی برکات بیحد سے ہر قریب و بعید کے محبین برکت حاصل کریں۔

چھپنویں دلیل (۵۶) صحیح مسلم کتاب الفضائل صفحہ (۲۵۶) میں ہے۔

عن انس بن مالك رضی قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدنیۃ
بآنیتھم فیھا الماء فما یوتی باناء الاغمس یدہ فیہ
وربما جاؤہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا
ایضا عن انس قال لقد رأیت رسول اللہ صلی (ص ۲۵۶ ج ۲)
اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ واطاف بہ اصحابہ
فما یریدون ان تقع شعرۃ الافی ید رجل امام نووی اس پر
لکھتے ہیں - فی ھذہ الاحادیث بیان بروزہ صلی اللہ علیہ
وسلم للناس وقربہ منھم لیصل اھل الحقوق
الی حقوقھم ویرشد مسترشدھم ولیشاھدوا
افعالہ وحرکاتہ فیقتدی بھا وھکذا ینبغی
لولاۃ الامور **وفیھا** صبرہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی المشقۃ فی نفسہ لمصلحۃ المسلمین واجابتہ
من سألہ حاجۃ او تبریکا بمس یدہ وادخالھا
فی الماء کما ذکروا وفیہ التبرک بآثار الصالحین
وبیان ماکانت الصحابۃ علیہ من التبرک
بآثارہ صلی اللہ علیہ وسلم وتبرکھم بادخال

یدہ الکریمۃ فی الآنیۃ وتبرکھم بشعرہ الکریم
واکرامھم ایاہ ان یقع شیئ منہ الا فی ید رجل
سبق الیہ انتہیٰ۔

ساونویں (۵۷) دلیل - نیز صحیح مسلم صـ۲۵۷ باب طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ میں ہے عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخل بیت ام سلیم فینام علی فراشہا ولیست فیہ قال فجاء ذات یوم فنام علی فراشہا فاتت فقیل لہا ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم نائم فی بیتک علی فراشک قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقہ علی قطعۃ ادیم علی الفراش ففتحت عتیدتہا فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصرہ فی قواریرھا ففزع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین یا ام سلیم فقالت یا رسول اللہ نرجو برکتہ لصبیاننا قال اصبت **اقول** اس حدیث سے عرق مبارک کا مبارک اور تبرک ہونا اور اسے تبرک جاننے والے کو اور اس کے ساتھ برکت کے طالب کو مصیب کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف ثابت ہے اور اس میں شک نہیں کہ موئے مبارک کا

مرتبۂ نفس تبرک ہونیمیں بہ نسبت عرق اطہر کے بدرجہا بڑھ کر ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنیٰ مسکۃ بالفہم پس موئی مبارک کو تبرک جاننے والے اور اسکے برکت حاصل کرنے والے اور اس کی زیارت سے حصول برکت کے امیدوار بے شبہ مصیب اور رحمت الٰہی کے امیدوار اور اس پر طعن و شبہ کرنے والے قطعاً خطاوار یقیناً گنہگار بلکہ یہ انکار بوجہ لزوم استخفاف شانِ حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بالضرور موجب پھٹکار۔

اٹھاونویں (۵۸) دلیل ۔ ابو داؤد صفحہ (۲۷۹) مطبوعہ مجتبائی دہلی میں ہے

عن انس بن مالك رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى جمرة العقبة يوم النحر ثم رجع الى منزله بمنىٰ فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق رأسه الايمن فحلقه فجعل يقسم بين من يليه الشعرة والشعرتين ثم اخذ بشق رأسه الايسر فحلقه ثم قال ههنا ابو طلحة فدفعه الى ابى طلحة

ترجمہ مختصر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن رمی جمار کرکے اپنی ٹھیرنیکی جگہ تشریف لائے جو منیٰ میں تھی اور قربانی کرنے کے بعد نائی کو بلوایا ۔ اور اپنے

سر مبارک کے سیدھی جانب اس کو دی۔ اور اس نے اسکو مونڈا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے تقسیم کرنے لگے درمیان ان صحابیوں کے جو حضور کے پاس اور متصل تھے ایک ایک دو دو موئے مبارک پھر الٹی جانب سر مبارک کی منڈوائی اور فرمایا یہاں ابوطلحہ ہیں سو ابوطلحہ کو وہ موئے مبارک عطا فرمایا **اقول** اس حدیث سے حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود تقسیم کرنا موئے مبارک کو ثابت ہے اور منشاء اس تقسیم کا درمیان صحابہ کے تھا گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی ان کے پاس رہے اور اس سے ان کو برکت حاصل ہوتی رہے اور ان کے ذریعے سے اور لوگوں کو جو دور دراز کے رہنے والے اور غائب ہیں اسکے برکات پہونچیں اور وہ اس سے مستفیض ہوں

فالمعترض على متخذی شعرہ المبارک مبارکا و تبرکا فی الحقیقة معترض على صاحب الشرع ولا یخفی ما فیہ من الشناعة والقباحة بل البغض والعداوة اعاذنا اللہ وسائر المسلمین من امثال ھذہ الجسارة الموجبة لسلب الایمان عند اھل الایقان۔

(۵۹) **اونسٹھویں دلیل** مشکوٰۃ مطبوعہ اصح المطابع لکھنو کے صفحہ (۲۳۲) میں ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آتی منیٰ - فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزله بمنی
ونحر نسکه ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه
الایمن ثم دعا اباطلحة الانصاری فاعطاہ ایاہ
ثم ناول الشق الایسر فقال احلق فحلقه فاعطاہ
اباطلحة فقال اقسمه بین الناس متفق علیه۔

اقول - اس روایت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امر فرمانا حضرت ابو طلحہ انصاری کو تقسیم موئے مبارک کے لئے ثابت ہے اور منشا اس امر کا بھی وہی ہے جو مذکور ہوا یعنی مستفیض ہونا صحابہ وغیرہم کا حضور کی نشانی اور موئے کے تبرک سے بہر حال خواہ حضور نے خود تقسیم فرمایا صحابہ میں یا امر فرمایا تقسیم موئے مبارک کے ساتھ دونوں صورتوں میں موئے مبارک کا تبرک ہونا اور اس تبرک سے خلق کو فیض پہونچانا ثابت و مبرہن ہے۔

دلیل ساٹھویں (٦٠) مکہ شریف اور مدینہ شریف کے نقشے کاغذ پر کھینچے ہوئے کی عظمت اور گھروں میں اس کے رکھنے سے برکت متفق علیہ جمہور علمائے اعلام بلکہ کافہ اہل اسلام ہے پھر موئے مبارک کی عظمت و برکت جو خدائی نقشہ ہے کیا اس کاغذی نقشہ منقوشہ مخلوق سے بھی کم ہوگی ع بریں عقل و دانش بباید گریست۔

دلیل اکسٹھوین[61] مزار اقدس اور روضہ مقدسہ کی تصویریں کتب احادیث وسیر وغیرہا میں صدہا برس سے بنتی چلی آرہی ہیں۔ بلکہ زمانہ مشہود لہا بالخیر اعنے تابعین واتباع تابعین سے لیکر قرناً بعد قرن آج تک بنائی جارہی ہیں تو کیا کوئی فریادی بیدادی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کاغذی پیراہن پیکر تصویر مزار روشن وروضہ رشک گلشن کا مرتبہ موئے مبارک حضرت ختم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا چڑھا ہے۔ تبرک اور تعظیم کے باب میں حاشا وکلا۔ اور اگر عقل وانصاف کا خون کرکے یہی تصویرکشی ذہن وہمی میں متصور ہو تو اسکے مجنون ہونے میں کسی عاقل کو تردد نہ ہوگا۔

دلیل باسٹھوین[62] اس سے بڑھ کر اور سنئے اور اپنا سر دھنئے مکہ شریف اور مدینہ منیف اور مزار انور اور روضہ منور تو بڑی چیزیں ہیں۔ اُن کی تصاویر اور نقشے اگر متبرک اور معظم ومکرم مان لئے گئے تو چنداں محل تعجب اور مقام استعجاب اولی الالباب نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل بے بہای لعل بہا کی تصویر وتمثال وہ معظم ومکرم ہیں کہ مذاہب اربعہ کے علمائے دین واساطین شرع مبین ان کو آنکھوں سے لگاتے ہیں تبرکاً وتعشقاً اسکو چومتے ہیں۔ اور بناتے ہیں۔ اور اس کے بنانے اور پاس رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

اور اس کے برکات اور موجب تسلی و تشفی قلوب عشاق ہونیکی تصریح فرمائی ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار و احترقوا ایہا الاشرار علی رغم

نعال الابرار و ارجل الاخیار۔

دلیل تر ۱۳ سیٹھویں امام عثیم بن لسطاس تابعی بدنی نے اور محدث جلیل القدر

ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء و ابو الفرح ابن جوزی حنبلی علامہ

تاج الدین فاکہانی صاحب فجر منیر امام ابن عساکر علامہ سید سمہودی

شافعی صاحب کتاب الوفا و خلاصۃ الوفا عارف باللہ محمد سلیمان

جزولی صاحب دلائل و حافظ محقق ابن حجر مکی شافعی صاحب

جوہر منظم علامہ حسین بن محمد صاحب الخمیس فی احوال النفس النفیس

صلی اللہ علیہ وسلم و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح

مواہب شیخ عبد الحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب

علامہ محمد بن عمر حافظ رومی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ

خلاصۃ الوفا وغیرہم نے قبور مقدسہ حضرت خاتم صلی اللہ

علیہ وسلم و صدیق اکبر و فاروق اعظم صلی اللہ علیہ و علیہما وسلم کے نقشے

بنائے انکو معظم و مکرم سمجھے اور سمجھائے زیارت و تقبیل کی ہدایت فرمائی

اگر نہ دیکھا ہو تو اب دیکھو اور اگر دیکھے ہو تو ایمان لاؤ یا انپر اعتراض بناؤ۔

اور بے دین کہلاؤ اختیار بدست مختار ہے

گربہ مسکین اگر پر داشتے	تخم کنجشک از جہاں بر داشتے
ویں دو شاخ گاؤ گر خر داشتے	ہیچکس را بے زدن نگذاشتے

دلیل چونسٹھویں (۶۴) مطالع میں شیخ علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ اعقب المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ و رضی عنہ ترجمۃ الاسماء بترجمۃ صفۃ الروضۃ المبارکۃ موافقا و تابعا للشیخ تاج الدین الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ و من فوائد ذلک ان یزور المثال من لم یتمکن من زیارۃ الروضۃ ویشاھدہ مشتاقا و یلثمہ و یزور و یزداد فیہ حبا و شوقا ترجمہ مولف رضی اللہ عنہ نے فصل اسماء طیبہ حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صفت روضہ مبارکہ کی فصل بڑھائی بہ تبعیت و موافقت امام تاج الدین فاکہانی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں قبور مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت سے فائدے ہیں از انجملہ ایک یہ کہ جسکو روضۂ مقدسہ کی زیارت میسر نہ ہو وہ اس نقشہ پاک کی زیارت کرے۔ مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دل میں بڑھے۔

اقول۔ جب روضۂ مبارک کا نقشہ کاغذ پر کھینچا ہوا ایسا معظم و مکرم اور مبارک و محترم ہے۔ کہ اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔ خصوصاً اس شخص کو جسے اصل روضۂ مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی ہو اور زیارت تصویر روضہ کی موجب ہے۔ ازدیاد شوق و محبت مشتاق کی تو حضور کے جبۂ شریف یا قدم شریف یا موئے لطیف یا اور آثار منیفہ کیونکر قابل ہزار احترام اور لاکھ اکرام نہ ہوں۔ اور ان کی زیارت مشتاقوں کو کیوں کر موجب زیادتِ شوق و غرام نہ ہوں۔ جب نقشۂ روضۂ رشک روضۂ رضوان لائق اہتمام و اشاعت تمام ہو تو خود محبوب کے جزو اور خاص ملبوس اور اثر منور و قدوس کیوں نہ سزاوار کروڑ اہتمام اور احق بے شمار اشاعت مین الانام کے ہوں۔

دلیل پینسٹھویں (۶۵) اسی مطالع علامہ فاسی قصری میں ہے قد کنت رأیت تالیفا لبعض المشارقة یقول فیه انه ینبغی لذاکر اسم الجلالة من المریدین ان یکتبه بالذهب فی ورقة ویجعله نصب عینه فاذا صور قاری هذا الکتاب الروضة صورة حسنة وخصوصاً بالذهب فهو من معنی ذلك ترجمہ میں نے بعض علمائے مشرق کی

کتاب میں دیکھا کہ وہ اس میں فرماتے ہیں جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے۔ تو اُسے چاہیئے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھکر اپنے پیش نظر رکھے پس جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضۂ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگے بلکہ آبِ زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔

دلیل چھیاسٹھویں (۶۶)۔ ایضا فیہ قد ذکر بعض من تکلم علی الاذکار کیفیۃ التربیۃ بھا انہ اذا کمل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیشخص بین عینیہ ذاتہ الکریمۃ بشریۃ من نور فی ثیاب من نور یعنی لتنطبع صورتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روحانیتہ ویتألف معھا تألفا یتمکن بہ من الاستفادۃ من اسرارہ والاقتباس من انوارہ صلی اللہ علیہ وسلم فان لم یرزق تشخص صورتہ فیری کانہ جالس عند قبرہ المبارک یشیر الیہ متی ذکرہ فان القلب متی ماشغلہ شیٔ امتنع من قبول غیرہ فی الوقت (الی کلامہ)، فیحتاج الی تصویر

الروضۃ المشرفۃ والقبور المقدسۃ لیعرف صورتھا ویشخصھا بین عینیہ من لم یرفعھا من المصلین علیہ فی ھذا الکتاب وھم عامۃ الناس وجمھورھم

ترجمہ ۔ بعضے اولیائے کرام جنہوں نے ذکر وشغل سے تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں ۔ کہ جب ذاکر لا الہ الا اللہ کو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل کرلے تو چاہیئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے لباس میں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینۂ دل میں جم جائے ۔ اور اس سے وہ الفت پیدا ہو ۔ جسکے سبب اسکے حضور کے اسرار سے فائدے لے ۔ حضور کے انوار کے پھول چنے ۔ اور جسے یہ تصور میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے ۔ اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے ۔ تصور میں مزار اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز میں مشغول ہو جاتا ہے پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اب روضۂ مطہرہ اور قبور مطہرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے ان کی زیارت نہ کی ۔ اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں ۔

اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں **اقول** جب خیال میں
تصور جمانے کے لئے روضۂ نبوی اور مزار صدیق و فاروق کے نقشے اور تصویر
کی حاجت ہو تو عین آثار محبوب کی زیارت بدرجۂ اولیٰ محل ضرورت ہوگی
ہاں ہاں جو بدتر سے بدتر تصور محبوب کو نماز میں ناجائز کہنے والے اعاذنا اللہ
گاؤ و خر کے تصور سے اس کو بدتر جاننے والے ہیں جیسا کہ وہابیوں کے
پیر نے اپنی صراط مستقیم میں خیال باندھا وہ خدا و رسول خدا سے کہ جنہوں نے
ہیں اپنے خیال بدتر از خیال گاؤ و خر پر اڑنے والے ہیں۔ خدا و رسول خدا نے
نماز میں السلام علیک ایہا النبی کا حکم کیوں دیا اپنے حبیب اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر اعظام و اکرام کیوں کیا مصرع چہ داند
بوزنہ لذات ادراک مصرع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند مجنوں کے
لئے ریت کا تودہ کاغذ اور اپنی انگلی کا قلم لیلیٰ کی نام کی تصویر کے واسطے
موجب تسلی و آرام اور یہ مسلمان بدنام محبوب حقیقی کے آثار و خیال و نام سے
کہنے والے رام رام واہ رے ایمان اور شاباش اے اہل اسلام۔

مثنوی شریف

دید مجنوں را یکے صحرا نورد	در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود و انگشتان قلم	می نوشتے بہر کس نامہ رقم
گفت ای مجنون شیدا چیست ایں	می نویسی نامہ بہر کیست ایں

گفت عشق نام لیلیٰ میکنم	خاطر خود را تسلی میکنم

دلیل ستاسٹھویں (۶۷) نیز اسی کتاب مستطاب میں ہے۔ وقد استنبطوا

مثال النعل عن النعل وجعلوا له من الاکرام والاحترام

ما للمنوب عنه وذکروا له خواص وبرکات

وقد جربت۔ ترجمہ علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعلِ مقدس کا قائم مقام بنایا۔ اور اس کے لئے وہی اکرام واحترام ٹھیرایا جو اصل کے لئے ثابت تھا اور اس نقشۂ مبارک و تصویر نعل کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے۔

دلیل اٹھسٹھویں (۶۸) اسی میں ہے۔ وقالوا فیه اشعارا

کثیرة والفوا فی صورته ورووه بالاسانید

وقد قال القائل ؎

اذا ما الشوق اقلقنی الیها	ولم اظفر بمطلوبی لدیها
نقشت مثالها فی الکف نقشا	وقلت لناظری اقصر علیها

ترجمہ نعلِ مبارک کے نقشے اور اس کے شوق کے باب میں علمائے دین نے بہت سے اشعار کہے ہیں اور اس کے نقشے اور تصویر کے باب میں رسالے تصنیف کئے۔ اور اس کو سندوں کے ساتھ روایت کئے۔ اور کہنے والے

نے کہا جب اس کے شوق کی آگ میرے سینہ میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسر نہیں ہوتا تو اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچکر آنکھ سے لگاتا ہوں اسی پر بس کر

دلیل انہتر ویں (۶۹) علامہ تاج الدین فاکھانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فجر منیر میں فرماتے ہیں۔ من فوائد ذلک ان من لم یمکنہ زیارۃ الروضۃ فلیبرز مثالہا ولیلثمہ مشتاقا لانہ ناب مناب الاصل کما قد ناب مثال نعلہ الشریفۃ مناب عینہا فی المنافع والخواص بشہادۃ التجربۃ الصحیحۃ ولذا جعلوا لہ من الاکرام والاحترام ما یجعلون للمنوب عنہ

ترجمہ روضہ مبارکہ کے نقشے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ اقدس کی زیارت نہ ملے۔ وہ اس کی زیارت کرے۔ اور شوق دل کے ساتھ بوسہ دے کہ مثال اسی اصل کی قائم مقام ہے جیسے نقشہ نعل مقدس منافع و خواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربے شاہد عدل ہیں۔ اور اسی واسطے علمائے دین نے نقشے کا اعزاز و اعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔

دلیل سترویں (۷۰) ۔ دلائل الخیرات کی شرح جو خود مصنف کی ہے اس میں مرقوم ہے۔ انما ذکرنہا تابعا للشیخ تاج الدین

الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی

صفۃ القبور المقدسۃ وقال ومن فوائد ذلک الخ

دلیل اکیس ویں(۱) امام ابو اسحاق ابراہیم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشہ نعل مبارک کے بیان میں مستقل کتاب تالیف کی نیز ان کے شاگرد شیخ ابو سلیمان بن عساکر نے عمدہ کتاب اس باب میں مسمی بہ خدمۃ النعل للقدم المحمدی صلی اللہ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ حدیث نے مثل کتب حدیث کے روایۃً وسماعاً وقراءۃً اعتنا سے تمام کیا اور ایسا ہی اور علماء نے اس باب میں تصانیف کیں چنانچہ علامہ قسطلانی شارح صحیح البخاری مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔ قد ذکر

ابو الیمن بن عساکر تمثال نعلہ الکریم

علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فی جزء مفرد

روایۃ وقراءۃ وسماعاً وکذا افردہ بالتالیف

ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن خلف السلمی

المشھور بابن الحاج من اھل المریۃ بالاندلس

وکذا غیرھما۔

دلیل بائیس ویں(۲) نیز مواہب میں ہے۔ وللہ در ابی الیمن بن

اور اللہ عزوجل ہی کے لئے خوبی ابو الیمن بن

عساکر حیث قال۔

عساکر کی یعنی کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف نعل منیف میں لکھا جس کے چند اشعار یہ ہیں۱۲۔

نظم

یا منشداً فی رسم ربع خال	ومناشد الدوارس الاطلال
دع ندب آثار و ذکر مآثر	لاحبة بانوا و عصر خال
والثم ثری الاثر الکریم فحبذا	ان فزت منه بلثم ذا التمثال
صافح بها خدا و عفر وجنة	و فی تربها وجدًا و فرط تغال
یا شبه نعل المصطفی روحی الفدا	لمحلك الاسمی الشریف العال
هملت لمرآك العیون و قد نئی	مرقا العیون بغیر ما اهمال
و تذکرت عهد العقیق فاثرت	شوقا عقیق المدمع الهطال
اذ کرتنی قدما لها قدم العلی	والجود والمعروف والافضال
لو ان خدی یحتذی نعلا لها	لبلغت من نیل المنی آمال
او ان اجفانی لوطء نعالها	ارض سمت عزا بذا الاذلال

دلیل تیرہویں نیز امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں قصیدہ غرا شیخ ابوالحکم رح سے بعض ابیات مرقومہ ذیل نقل کئے۔ اور اس قصیدہ کی مدح میں زما احسنہا فرمایا اور وہ قصیدہ نقشہ نعل مبارک کے وصف میں ہے۔

مثالُ لنعلٍ من اُحب هوية
اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں عزت رکھتا ہوں

فها انا فی یومی ولیلی لاثمه
اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں

اَجرّ علی راسی وجهی ادیمه
سر اور منہ پر اسے رکھتا ہوں

والثمه طورا وطورا الازمه
اور کبھی چومتا ہوں اور کبھی سینہ سے لگاتا ہوں

اُمثله فی رجل اکرم من مشیٰ
میں انکو دنیا میں اسکو محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے پای اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے

فتبصره عینی وما انا حامله
گویا میں اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں

احرك خدی ثم احسب وقعه
اس نقشہ پاک کو اپنے رخسارہ پر رکھکر جنبش دیتا ہوں

علی وجنتی خطواهناك یداومه
گویا اسے پہنے ہوئے میرے رخسارے پر چل رہے ہیں

ومن لی بوقع النعل فی حرّ وجنتی
لماشرعلت فوق النجوم براجمه

آہ کون ایسی صورت کر دے کہ وہ پای مبارک جو آسمان ہشتم کے ستاروں کی سر و نپر بلند ہوئی انکی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسارہ پر پڑے

ساجعله فوق الترائب عوذة
میں نقشہ نعل مبارک کو اپنے سینہ پر لٹکا تعویذ بنا کر باندھونگا

لقلبی لعل القلب یبرد حاجمه
شاید دل کی سوزش کو آرام ہو اور چین پائے

واربط فوق الشؤن تمیمة
اور میں اس نقشہ نعل مبارک کو اپنی آنکھوں کے لئے تعویذ بنا کر

لجفنی لعل الجفن یرقاء ساجمه
باندھونگا شاید بہتی پلکیں رکیں

الا بابی تمثال نعل محمد
یعنی لو تصویر کفش مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا باپ قربان

الطاب احاذیه وقدس خادمه
کیا اچھا ہے اس کا تابع ہونا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہوگیا

یود هلال الافق لو انه هوے
اور کیسی تمنا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقشہ مبارک کے

یزاحمنا فی لثمه ونزاحمه
بوسہ میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے

سلام علیہ کلما ہبت الصبا	وغنّت باغصان الاراک حمائمہ
اللہ تعالیٰ کا سلام آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جبتک باد صبا چلے	اور جبتک درخت اراک کی ٹہنیوں پر کبوتر اس کی گائیں

دلیل چوتھر ویں نیز مواہب میں ہے۔ من بعض ما ذکر من فضلها

وجرب من نفعها و برکتها ما ذکره ابو جعفر احمد بن عبد المجید

وکان شیخا صالحا ورعا قال حذوت هذا المثال لبعض الطلبة

فجاءنی یوما فقال رایت البارحة من برکة هذا النعل

عجبا اصاب زوجی وجع شدید کاد یهلکها فجعلت النعل

علی موضع الوجع وقلت اللهم اشف ببرکة هذا النعل فشفاها الله للحین

ترجمہ اس نعل مبارک کے نقشہ کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اس کے منافع و برکات جو تحریر میں آئے ان میں سے وہی جو شیخ صالح صاحب ورع و تقویٰ ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اور تصویر اپنے بعضے شاگردوں کو بنا دی تھی ایک روز انہوں نے آکر کہا رات میں نے اس مثال مبارک کی عجیب برکت دیکھی میری بی بی کو سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی میں نے اس تصویر مبارک کو درد کی جگہ پر رکھکر یہ دعا کی کہ الٰہی اس کی برکت سے شفا دے اللہ جل شانہ نے فوراً شفا بخشی۔

دلیل پچھتر ویں ایضاً قال العلامة القسطلانی

عن ابی اسحاق عن شیخ شیخه و مما جوب من برکته
ان امسکه عنده متبرکا به کان اماناله من
بغی البغاۃ وغلبة العداۃ وحرزا من کل شیطان مارد وعین
کل حاسد وان امسکه الحامل بیمینها وقد اشتد علیها الطلق تیسر
امرها بحول اللہ تعالی وقوته ترجمہ نقشہ نعل مبارک کی آزمائی
ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے
ظالموں کے ظلم سے اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ مبارک
ہر شیطان سرکش اور حاسد کی چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور
عورت حاملہ شدت دردِ زہ میں اگر اسے اپنے دہنے ہاتھ میں لے بعنایت
الٰہی اس کا کام آسان ہو۔
دلیل جمہورہیں اس نقشہ نعل مبارک کے باب میں علمائے دین کی
کثیر تصنیفات و تالیفات ہیں منجملہ ان کے علامہ تلمسانی کی النفحات التبریة
فی وصف خیر البریة صلی اللہ علیہ وسلم اور فتح المتعال فی مدح خیر النعال
مشاہیر سے ہیں ۔ ان میں اور ان کے غیر میں عجائب فضائل و برکات
دفع بلیات و قضائی حاجات جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے
اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے کثیر مذکور ہیں جس کا جی چاہے
مطالعہ کرے اور جن علمائے دین نے نقشہ مبارکہ بنایا اور بنوایا اور تلامذہ کو

عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کے مدائح لکھے، اس سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ سر آنکھوں پر رکھنے اور بوسے کی ترغیبیں دیں، احادیث کی طرح اس کی روایات کا اہتمام فرمائے، اس قدر ہیں کہ ان کے نامِ مبارک کی فہرست لکھی جائے تو دفتر طویل چاہیئے۔ انہیں علمائے محققین و اساطین شرعِ متین سے امام عبد اللہ بن عبد اللہ مدنی اجل تبع تابعین سے ہیں جو امام مالک رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور حقیقی بھتیجے اور اکابر علمائے مدینہ سے ہیں از انجملہ امام حافظ الحدیث زین الدین عراقی علامہ ابن حجر عسقلانی کے استاذ از انجملہ علامہ ابو زرعہ عراقی اور امام بلقینی اور امام سخاوی اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہم حفاظ حدیث اور ائمہ معتمدین ہیں جن کی جلالتِ شان و عظمت اظہر من الشمس اور متفق علیہ اہل تحقیق ہے۔ **اقول** جب نقشِ نعلِ شریف کے یہ فیوضات و برکات ہیں صرف تشابہ من وجہ کی وجہ سے اور شرف نسبت سے تو موئے مبارک جو عین جزو ہے حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکے برکات و فیوضات اور اس کے کرامات اور اس سے قضائے حاجات دفع بلیات کا کیا پوچھنا۔ اگر برکات و فیوضات اور کرامات و قضای حاجات و دفعِ بلیات موئے مبارک سے جو وقوع میں آئے ہیں اور آتے ہیں کوئی لکھنا چاہے تو احاطۂ تحریر میں ہرگز نہیں آسکتے نہ حیطۂ تقریر میں ان کی گنجائش اور موجب برکات ہونا اس کا تو خود تقریرِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور تجربہ صحابہ

اور تقسیم حضور پرنور سے ثابت اور مبرہن ہو چکا فلا نطول الکلام باعادتہ

دلیل ستترویں یہاں تک جو ادلہ میں نے لکھے وہ موافق مسلک ارباب ظاہر کے۔ اور جو ارباب باطن ہیں ان کے واسطے ان ادلہ کی کچھ ضرورت نہیں ان پر برکات اور فیضان و انوار موئے مبارک کے آفتاب کی طرح بلکہ اس سے زائد روشن ہیں ؎

نہ ہے ناداں کہ او خورشید تاباں	بنور شمع جوید در بیاباں

یعنے انکے واسطے ان ادلہ سے اثبات ایسا ہے جیسے چراغ سے خورشید کو ڈھونڈھنا

آفتاب آمد دلیل آفتاب	گر دلیلت باید از وے رو متاب

دلیل اٹھترویں منکرین جو موئے مبارک کے تبرک اور اس کے فیض سے انکار کرتے ہیں۔ اور قائل ہیں اس کے عدم تبرک و عدم عظمت کے اس قول سے انہوں نے ساری امت اور سواد اعظم کو معاذ اللہ گمراہ جانا صحابہ و تابعین سے لیکر آج تک کے علمائے صالحین کو جو قائل ہیں موئے مبارک کے تبرک اور فیضان کے اور آئندہ اس قول سے اپنے خلف معتقدین کے سواد اعظم حق سے پھیرنے والے اور گمراہ کرنے والے ہیں اس سے انپر سخت خوف کفر کا عائد ہوگا شفا میں قاضی عیاض میں ہے نقطع بتکفیر کل قائل قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے امت کو گمراہ ٹھرانیکی طرف راہ نکلے یا وہ اپنے زعم میں امت کو

گمراہ ٹھیراوے وہ یقیناً کافر ہے انتہیٰ۔

دلیل اناسی (۷۹)۔ جو موئے مبارک سندی ہیں جن کے اسناد میں صالحین علما اور سادات فضلا اور اتقیا چلے آتے ہیں اور وہ مشہور حد تواتر کو پہونچے ہیں ان کے انکار سے اور اس تبرک کو نہ ماننے سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر معاذ اللہ تجویز کذب ہے۔ کما لایخفی اور کذب انبیا مطلقاً موجبات کفر سے ہے۔ بالاتفاق شفا میں ہے۔ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمه لم یدعها فهو کافر بالاجماع ترجمہ جو اللہ کی وحدانیت و نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جانے اور ان کو ان کی بات میں کاذب مانے خواہ اپنے زعم میں اس میں کسی مذہب کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بلاتفاق کافر ہے انتہیٰ۔ نیز اسی میں ہے۔ قال ابو حنیفۃ و اصحابه علی اصلهم من کذب باحد من الانبیاء او تنقص احدا منهم او برئ منه او شک فی شئ من ذلک فهو مرتد۔

دلیل اسی (۸۰)۔ سابقاً مدارج النبوۃ اور شفا وغیرہ سے گذر چکا کہ موئے مبارک

اور جملہ آثار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم عین تعظیم حضرت معظم اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ پس موی مبارک یا کسی اثر کے آثار فیض انوار حضور سے تحقیر و استخفاف تنقیص و توہین معاذ اللہ خود حضور کی شان اعلیٰ و اجل و اعظم و اکرم و افضل کی تحقیر و استخفاف و تنقیص و توہین ہے۔ اور حضور کی تحقیر و توہین و استخفاف بلا خلاف کفر ہے۔ خواہ تصریحاً ہو یا تلویحاً اشارۃً و کنایۃً ہو یا صراحۃً و حقیقۃً بہر حال کفر ہے بالاتفاق شفا شریف میں ہے۔ وکذلك من اضاف الی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تعمد الکذب فیما بلغہ واخبر بہ او شك فی صدقہ او سبہ او استخف بہ او باحد من الانبیاء او ازری علیہم او اذاھم فھو کافر باجماع

خلاصہ مطلب جو شخص ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصداً کذب کی نسبت کرے تبلیغ احکام شرعیہ میں یا آپ کے اخبار یعنے خبر دینے میں یا آپ کے سچے ہونے میں شک کرے۔ یا آپ کو گالی دیوے یا آپ کی تحقیر و توہین کرے۔ خواہ کسی نبی کی انبیا علیہم السلام سے یا انکی حقارت و ذلت کی بات کرے یا کہے یا ان کو ایذا دے تو وہ شخص بالاتفاق کافر ہے۔ نیز شفا شریف میں ہے جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ

او شبہہ بشیٔ علی طریق السب لہ او الازراء علیہ
او التصغیر لشانہ او النقص منہ او العیب لہ فہو
سابٌّ لہ وحکمہ حکم السابّ یقتل ولا نستثنی
من فصول ھذا الباب علی ھذا القصد ولا نمتری
فیہ تصریحا کان تلویحا انتہی۔ علامہ محقق چلپی
حاشیہ شرح وقایہ میں لکھتے ہیں قد اجمعت الامۃ علی
ان الاستخفاف بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم
وبایّ نبیّ من الانبیاء کان کفرٌ سواء فعلہ
فاعل ذلک استحلالا ام فعلہ معتقدا بحرمۃ
لیس من العلماء خلاف فی ذلک والذین نقلوا
الاجماع فیہ وفی تفاصیلہ اکثر من ان یحصوا
انتہی حاصل ترجمہ تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ تحقیر ہمارے نبی اکرم
حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یا کسی نبی کی ابنیا علیہم السلام سے کفر ہے خواہ تحقیر
کرنے والا اس کو حلال جانے یا حرام بہر صورت کافر ہے۔ اس میں کسی
عالم کا علمائے دین سے خلاف نہیں اور جن محققین نے اس اجماع کو نقل
کیا ہے اور اس میں تفصیلی بات کی ہے۔ وہ بے شمار ہیں ان کا
احاطہ نہیں ہو سکتا۔ انتہت ترجمتہ مع ادنیٰ توضیح۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ و اشرف بریتہ و احب مخلوقاتہ

و اکرم موجوداتہ محمد و آلہ و صحبہ بقدر حسنہ

و جمالہ و کمالہ و بارک

فیہا جدا و سلم تسلیما

کثیرا ابدا

ابدا

HYDERABAD STATE LIBRARY

قصیدہ غرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بخشش رحمتِ ختم رسالت اس کو کہتے ہیں ہوئی ضامن ہماری خود کفالت اسکو کہتے ہیں
کیا محبوب حق نے یاد ہم کو ہم نہ تھے پیدا محبت اس کو کہتے ہیں عنایت اسکو کہتے ہیں
صحابہ کو ہمارے واسطے موئے مبارک دین امانت اس کو کہتے ہیں کرامت اسکو کہتے ہیں
حبیبِ کبریا واقف تھے اپنے دردوالونسے یہ کی تسکینِ خاطر انکی شفقت اسکو کہتے ہیں
ہمارے واسطے اپنی نشانی دی صحابہ کو جفا ہوتا نہ دوروں پر عدالت اسکو کہتے ہیں
دلیل اس مدعا کی ہے بہت واضح اگر سنئے اسے کہتے ہیں برہان اور حجت اسکو کہتے ہیں
صحابہ کو ضرورت کچھ نہ تھی موئے مبارک کی حضوری انکو حاصل تھی سعادت اسکو کہتے ہیں
مگر محبوبِ حق اپنی محبت کے سزاواروں کو نہ بھولا غائبانہ جوشِ الفت اسکو کہتے ہیں
لہذا معرفت اصحاب کے ہم دوروالوں کو عطیہ اپنا بھیجا عام رحمت اسکو کہتے ہیں
یہ ہے محبوب کی اپنے نشانی اے مسلمانو حقیقی دو جہاں کی اصل دولت اسکو کہتے ہیں
یہ جزو اس کل کا ہے عالم میں جو کل کے لئے کل ہی لقائے جزو سے کل کی زیارت اسکو کہتے ہیں
زہے قسمت ہماری ہم مشرف اس لقا سے ہیں یہ صورت ہے حقیقت میں حقیقت اسکو کہتے ہیں

صراحت سے یہ فرمایا کہ ہم مشتاق ہیں ان کے	پیارے کی قسم جوشِ محبت اسکو کہتے ہیں
مبارک اسے زیارت کرنیوالو موئے اقدس کی	بصیرت ہو اگر حضرتؐ کی رویت اسکو کہتے ہیں
جو آنکھیں ہوں سر مو فرق اس میں ہو نہیں سکتا	خدائے پاک کا فضل و ہدایت اسکو کہتے ہیں
اگر ہر موئے تن میں سو زبان ہو شکر کی خاطر	ادا ہرگز نہ ہو شکر اس کا نعمت اسکو کہتے ہیں
جو قانونِ محبت سے ہیں واقف یہ وہی سمجھیں	حضوری میں جو غیبت ہو تو غیبت اسکو کہتے ہیں

نظر میں خواجۂ عالم سے ہے خواجہ کی عنایت سے
جو ہو انکار منکر کو شقاوت اس کو کہتے ہیں

دلِ مخلص خزانہ ہے عجائب فیض و برکت کا	نصیبے کی سعادت حسنِ قسمت اسکو کہتے ہیں

داخلہ نمبر ۱۳۵۹۱
فن نمبر
کتاب نمبر

غلط نامہ شعائر اللہ

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۸	دبدن	وایدن	۱۶	۱۹	۱۳	جب اسپر	جب
۲	۴	۹	رُ ابنا	رُ آمنا	۱۷	۲۱	۱	نقلا	نقلا
۳	۵	۱۴	برکت	ببرکت	۱۸	؍؍	۸	جب سراپائے	پس سراپائے
۴	۸	۱۰	ثبوت	ثبوت	۱۹	؍؍	۱۱	مغلوم	معلوم
۵	؍؍	۱۱	دالمغازی	والمغازی	۲۰	۲۲	۱	شیخ ملی	شیخ چلی
۶	؍؍	؍؍	فی الدارج	فی المدارج	۲۱	؍؍	۵	اسکا انکا	اسکا انکار
۷	۹	۱۰	نشود در دستہا	نشود و در دستہا	۲۲	؍؍	۱۴	گردلیت	گردلیلت
۸	؍؍	۱۵	ازنل	وازنل	۲۳	۲۳	۱۳	اوردوزح	اوردوزخ
۹	۱۴	۶	اسکا موئے	اسکے موئے	۲۴	؍؍	۱۷	انصاف	انصاف کی
۱۰	۱۶	؍؍	محت	محبت	۲۵	۲۴	۵	باب	باپ
۱۱	۱۷	۱۴	ومامی	وامامی	۲۶	؍؍	۱۷	حتی	حتیٰ
۱۲	؍؍	۱۵	نشری	بشری	۲۷	۴۹	۱۰	بوزنہ	بوزنیتہ
۱۳	؍؍	۷	دجیبی نورا	وجیبی نورا	۲۸	۵۳	حاشیہ	ابے	اے
۱۴	۱۷	۱۵	ایدی سورا	ایدی نورا	۲۹	۵۸	۱۵	تکفر	تکفیر
۱۵	۱۸	۱۱	کہ	نیز	۳۰	۵۹	۴	اس تبرک	اسکے تبرک

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۷	حکمت بالغہ جلد دوم	مولوی احمد کرم صاحب چاکگی	علم کلام	۶۱۶	۸ ر	قرآن کلام الٰہی ہونے کا ثبوت اور مخالفین کے شبہات کے جواب
۸	״ جلد سوم	״	״	۱۶۱	۶ ر	״
۹	السمع الاسمع عربی	״	خطبہ	۴۰	۱۰ پائی	نہایت فصیح و بلیغ بے نقط عربی خطبہ۔
۱۰	سرمایۂ نجات	[illegible]	فقہ	۹۶	۲ ۳	مسائل ضروریہ دین کا اسلام و مسائل فقہیہ صوم و صلوٰۃ
۱۱	نقشۂ انوار الفرائض	مولوی شیخ الدین صاحب	فرائض	۔	۳	ترکہ میت کی تقسیم مذہب اسلام و شاستر ہنود کے موافق
۱۲	نقشہائے فقہ اردو	مولوی عبید اللہ صاحب حقانی فاضل	فقہ	۵	۳	وضو نماز کے شرائط و فرائض و واجبات و مفسدات و مکروہات وغیرہ۔
۱۳	خطبہ میلاد النبی اردو	مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب	خطبہ	۴۴	۳ ر	مختصر حالات پیدائش آنحضرت
۱۴	العروۃ الوثقیٰ عربی	مولوی سید غلام محمد برہان الدین صاحب مہاجر۔	میلاد شریف	۱۴۴	۵ ر	روایت اور فضیلت و ثبوت محفل میلاد۔
۱۵	الوسیلۃ العظمیٰ ״	۔	۔	۱۳۶	۴ ر	جواز قیام وقت ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
۱۶	زاد السبیل الی دار الخلیل اردو	مولوی سعد اللہ صاحب	مناسک حج وعمرہ	۱۳۷	۴ ر	مناسک حج و عمرہ و ممنوعات و مکروہات احرام کا بیان۔
۱۷	اعلم التجرید اردو	مولوی سلامت اللہ صاحب	تجرید	۴۴	۱ ر ۶	قراءت قرآن کا مدلل ثبوت و قواعد تجوید کا بیان۔
۱۸	رفع الحجاب عن مسئلۃ الخضاب	״	مسئلہ خضاب	۳۲	۲ ر	کالا خضاب جائز ہونے کا ثبوت
۱۹	شعائر اللہ فی اثبات فضائل شعر رسول اللہ	״	آثار و موئے مبارک	۷۰	۲ ر	موئے مبارک و آثار شریفہ کی زیارت کا ثبوت۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۲۰	سخاوت الشرافت اُردو	مولوی سلامت اللہ صاحب	اخلاق	(۴۰)	۱؍۶س	آہستہ اور پکار کر ذکر کرنیکا ثبوت۔
۲۱	سفرنامہ حرمین شریفین اردو	مولوی محی الدین حسین صاحب دہلوی	سفرنامہ حج	۲۲۳	۱۲؍۳س	حرمین شریفین واحکام حج وغیرہ واسفار ریل وجہاز [illegible]
۲۲	احسن التوضیح فی مسئلۃ التراویح	مولوی مشتاق احمد صاحب انبہٹوی	فقہ	۳۲	۱؍۳س	تراویح کے بیس رکعت کا ثبوت بایراد السواد الاعظم۔
۲۳	تحقیق مسح الجوربین فارسی	؍؍	؍؍	۲۴	۱؍	پاتابوں پر مسح کرنیکی تحقیق۔
۲۴	فیصلہ شاہ صاحب دہلوی رح اردو	؍؍	تصوف	۲۶	۱؍	وحدۃ الوجود کے حق ہونے پر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کا مدلل فیصلہ۔
۲۵	ثبوت ذکر جہر اردو	؍؍	فقہ	۱۰	۶س	بلند آواز سے ذکر کرنیکا ثبوت
۲۶	تحفۃ السالکین اردو	؍؍	سلوک	۲۴	۱؍	صوفیوں کے ذکر وشغل وغیرہ کی توضیح
۲۷	تفسیر سورۂ اعلیٰ فارسی	؍؍	تفسیر	۲۴	۱؍	سورۂ اعلیٰ کی مفید تفسیر
۲۸	الدلیل الاظہر اردو	؍؍	فقہ	۱۰	۶س	کلوخ استنجا کا ثبوت۔
۲۹	فتاوائے نظامیہ جلد اول	مولوی رکن الدین میاں صاحب مفتی مدرسہ نظامیہ	مسائل دینیہ	۲۱۶	۱۰	مسائل دینیہ کا مفید مجموعہ
۳۰	خیر المواعظ جلد اول	مولانا مولوی رضا خاں صاحب رح	مواعظ ونصائح	۶۶۰	[illegible]	اردو میں فوائد صحیح حدیثوں سے [illegible] کئے گئے ہیں۔
۳۱	اصطلاحات الصوفیہ عربی	علامہ کمال الدین ابوالغنائم عبدالرزاق کاشی۔	تصوف	۱۶۸	۵؍۶س	صوفیوں کے اصطلاحات نہایت مفید۔
۳۲	مذہب منصور	مولوی منصور علی خاں صاحب مدرس مدرسہ طبیہ آصفیہ	اتباع سنت	۳۴۴	۱۲؍	ہدایت اتباع سنت واجتناب از بدعت

المعلن
حافظ محمد ولی الدین مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن